انسان کی زندگی کا مقصد اور اُس کا حصول

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ، اُسے کیا چیز ملی ہے۔

مگر آپ نادان ہیں۔

حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ نادان سے دور بھاگ گئے تھے ایسے نادان آپ ہیں، تب موتیوں کے ڈھیر میں سے آپ کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ اِن جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

آپ انسان کے روپ میں ہیں، خداوند تعالیٰ نے آپ پر بہت ہی مہربانی کی ہے کہ، آپ کو محبّت سے ست پنتھ دین میں جنم دیا ہے، لیکن افسوس ہے کہ، جانور کی مانند جنم چلا جاتا ہے اور انسان دوبارہ خاک میں داخل ہو جاتا ہے۔

روزِ قیامت میں دوسرے لوگوں کے لئے تو ایک بہانہ بھی ہے کہ، اُنھیں ست پنتھ دین کی خبر نہیں تھی۔ لیکن آپ عرب، بدخشانی، خوجہ، مومنا اور دوسرے جتنے بھی اسماعیلی ست پنتھی ہیں، اُن کا کوئی بھی بہانہ قیامت کے دن نہیں چلے گا۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا ہے کہ، مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ، فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا۔

آپ کی اب جو بقیہ زندگی ہے، وہ کب تک بے فائدہ اور بے خبری سے گنواتے رہیں گے؟

آپ کے آدم کے وجود کو پہچانیں۔

انسانی وجود کا آپ کا مرتبہ سمجھیں۔

انسان ہو کر کب تک حیوان جیسے رہیں گے؟

دنیا پر کب تک محبّت رکھیں گے؟ کب تک دنیا کی بازی کھاتے رہیں گے؟

آپ انسان ہوئے تب آپ کو 'جنم مرنڑ' (پیدائش اور موت) ہے۔ انسان پیدائش اور موت کے درمیان چکر کھاتا رہے، اُس سے کیا فائدہ؟

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اُس کے پاس پوری دنیا کی حکومت ہو، اُس سے بادشاہت چھین کر، اُسے فقیر بنایا جائے تو، اُس کی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب آپ انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد، فرشتے بننے کے بجائے انسان میں سے مِٹ کر حیوان جیسے بنیں گے تو، آپ کی بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔

انسان میں سے فرشتہ بنا جا سکتا ہے۔

لیکن انسان میں سے فرشتہ بننا، اُس میں بہت محنت ہے۔

آپ کے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوا ہے۔

اولاً انسان مِٹّی اور پتھر کی صورت میں تھا۔

خدا سے خیال باندھے تو انسان فرشتہ بنے۔

انسان اولاً پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اُس کے بعد انسان بنا۔

انسان فرشتہ بنے، اُس سے بھی زیادہ بلند ہو۔ دوبارہ حیوان بھی بنے، پتھر بھی بنے۔ یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

مولانا رومی کہہ گئے ہیں کہ، میں پتھر تھا، اُس میں سے درخت میں پیدا ہوا، اُس میں سے تبدیل ہو کر چیونٹی میں پیدا ہوا، اُس کے بعد حیوان میں پہنچا، حیوان میں سے مِٹ کر بندر میں پہنچا؛ اُس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے کیا بنوں گا؟ ملائک بنوں گا۔ وہاں سے کہاں جاؤں گا؟ اُس سے بھی اوپر جاؤں گا۔

انسان وہ ہے جو اوپر جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے سوا اِس دنیا میں تمام انسان حیوان کی مانند ہے۔

جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبّت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

پیر صدردین بھی آپ جیسے ایک انسان تھے۔ اُن میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں تھا؛ اُن کی آنکھیں، کان وغیرہ آپ کے جیسے ہی تھے۔ کوئی بھی خوجہ ہو گا وہ کہے گا کہ پیر صدردین نے خوجے بنائے ہیں، وہ پیر صدردین بھی آپ خوجوں کے دین بھائی تھے۔

پیر صدردین عقلمند، دانا، سچے اور صاف باطن کے تھے۔
پیر صدردین اکیلے جاتے تھے تب بھی سمجھتے تھے کہ، خدا میرے ساتھ ہے۔
آپ بھی محنت کریں اور پیر صدردین جیسے بنیں۔
عقلمند شخص کہے گا کہ، انسان ایک اعلیٰ چیز ہے۔
اچھے بُرے کی صحیح شناخت کر سکے وہ انسان ہے۔

اب دیکھیں کہ، اچھے اور بُرے کے درمیان کیا فرق ہے؟

آپ کا اپنا روح اصل مقام پر پہنچے وہ اچھا۔

ایسا نہ ہو کہ، روح یہیں رہ جائے اور جانور کی طرح کھائے اور سوئے۔

سمجھدار انسان کو بڑی خواہش رکھنی چاہیئے؛ وہ یہ ہے کہ، روح جس جگہ سے آیا ہے اُس اصل مقام پر پہنچے۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

جب اصل کا علم نہ ہو، تو کیا حاصل؟

اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا مقام ہے؟

آپ کا اصل مقام بہت بڑا ہے، مگر اب بہت دور ہے۔

آپ کا مقام کتنا بڑا ہے اُس سے آپ لاعلم ہو۔

اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اُکھاڑ دینا چاہیئے؛ بُزدلی چھوڑ کر ہمّت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔

آپ جب سجدہ کریں تب مانگیں کہ، ہمیں اصل مقام پر پہنچائیں۔

جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے، گم ہو جاتا ہے، تب وہ روتا ہے کہ، کب ماں کے پاس جا پہنچوں! آپ بھی ایسے بنیں۔

آپ دنیا میں بیٹھے ہیں تو آپ کو دل سے رونا چاہیئے۔

اِس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں ایک جسم کے مومن ہیں، اور دوسرے روح کے ہیں۔

جو جسم کے مومن ہیں وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں، اور اِس دنیا ہی میں

رہنے میں خوش ہیں۔ اُن کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بلآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔

دوسرے جو روح کے مومن ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں کہ، دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رُکتے نہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے، وہاں روح کو پہنچنا چاہیئے۔

آپ میں سے آپ کی نسبت جو زیادہ عقلمند تھے، وہ ہماری راہ پر چلے۔

مثلاً منصور چلا۔

منصور کے لئے بہشت موجود تھی؛ لیکن وہ کہتا تھا کہ، صرف بہشت میں جاکر کیا کروں؟ جب تک مغز کو نہیں چکھوں گا تب تک واپس نہیں لوٹوں گا، آگے بڑھوں گا۔

روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔ جب اصل کا علم نہ ہو، تو کیا حاصل؟

اِس وقت آپ کے دونوں جانب دو راستے ہیں۔ ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوانی یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔

فرشتے کا راستہ آسمان پر جاتا ہے۔

اگر آپ اِس راستے پر چلیں گے تو ساتویں آسمان پر جا پہنچیں گے۔

اگر اِس راستے کو چھوڑ دیں گے تو، آپ کا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو راستہ جاتا ہے اُس کا خیال کریں۔

آپ اپنا خشک راستہ ڈھونڈھیں۔

آپ کا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔

جب آپ وہاں پہنچیں گے تب آپ کو خشک زمین ملے گی اور آپ کا دل بھی آپ کو گواہی دے گا۔

اِس دنیا نما دریا میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کے لئے، راستے میں جو سڑک ہے، اُس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ، دشمنی، جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اُس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔

محنت کر کے علم سیکھیں اور ہمّت رکھیں۔ جس میں ہمّت ہے وہ ساتویں آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔

میرے لئے بہت محنت ہے۔ 'وہ' بے علم کیسے خوش ہو؟ 'وہ' حقیقت کو سمجھتا نہیں، اُسے حقیقت چاہیئے ہی نہیں۔

جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔

جیسے پہلے (۱) حضرت عیسیٰؑ (۲) پیر صدردین (۳) ناصر خسرو (۴) پیر شمس (۵) مولانا رومی، اِس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔

یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔

لیکن جو دانا عقلمند ہو گا وہ کہے گا کہ، یہ راستہ اچھا ہے۔

حقیقت کے راستے سے واقفکار بنیں گے تب آپ آزاد ہوں گے۔

جھوٹ نہیں بولنا۔ میرے دین میں جھوٹ بولنا منع ہے۔

پیسوں کے ساتھ دل نہیں لگاؤ۔

بہت پیسے کماؤ اُس میں خوش بھی نہیں ہونا۔

محنت سے کمائے ہوئے پیسے چلے جائیں تو غمزدہ نہ ہونا۔

خدانخواستہ کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اُسے افسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

مومن کو دنیا میں کوئی بھی نقصان ہوتا ہے اِس کا اُسے دُکھ نہیں ہوتا۔

دنیا میں مومن کو نقصان ہو پھر بھی غم نہ کرے۔ دین کے اعتقاد اور ایمان کی یہی نشانی ہے۔

انسان پر جو دُکھ آتے ہیں، وہ مومن کو سُکھ نما لگتے ہیں۔

انسان پر بیماری، برص، جزام وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں، لیکن مومن اُس کا اندیشہ نہیں رکھتا اور ناخوش نہیں ہوتا۔

مومن کو اگر جزام کا مرض لاحق ہو، پھر بھی اُس کا دل نُورانی اور دریا کے پانی کی مانند سفید ہوتا ہے۔ اُس پر خواہ کتنے ہی دُکھ آن پڑیں، پھر بھی وہ اُسے دل پر نہیں لاتا۔

حضرت عیسیٰؑ حقیقتی تھے۔ وہ خدا میں فنا ہوئے۔

آپ بھی فنا فی اللہ ہو جائیں۔

آپ خیال کریں کہ، ہم فنا ہو جائیں۔ جو کوئی چاہے اور کوشش کرے وہ وہاں پہنچ سکتا ہے؛ لیکن آپ کے گناہ آپ کو وہاں پہنچنے نہیں دیتے، اُن گناہوں نے

آپ کو قید خانے میں بند کر رکھا ہے۔

آپ فلسفہ پڑھیں تو خداوند تعالیٰ کے قریب ہو سکیں۔

پیر شمس، پیر صدر دین اور مولانا رومی نے فلسفہ بہت پڑھا تھا اور قرآن شریف بھی معنی کے ساتھ پڑھا تھا۔

روح کہاں سے آیا؟ واپس روح کہاں جائے گا؟ جنہوں نے فلسفے کی کتابیں پڑھی ہیں، وہ سب جانتے ہیں۔

پیر شمس، پیر صدر دین، مولانا رومی، وہی ایسے بن سکے، ایسا نہیں سمجھنا۔

آپ بھی محنت کر کے پڑھیں تو ایسے بن سکیں۔

ایسا علم آپ پر واجب ہے۔

میں آپ کے لئے فلسفہ رکھوں گا، وہ آپ پڑھنا اور سمجھنا۔ اُس میں بلند ہمّت ہے۔

ہمّت والے کا روح جلدی سے سمندر میں مل جاتا ہے۔

آپ کا روح ایک دریا کی مانند ہے۔

میں ایک سمندر ہوں۔

آپ کے روح کا آخری سرا سمندر میں یعنی میرے اپنے میں ہے۔ آخر کار آپ سمندر میں مل جائیں گے۔

دیکھیں، اِس کچھ کے علاقے میں جو دریا ہیں، وہ سمندر میں مل نہیں سکتے، راستے میں ہی خشک ہو جاتے ہیں۔

اِس طرح جو لوگ بے ہمّت ہیں اُن کا روح بھی کَچھ کے دریاؤں کی طرح

راستے میں ہی خشک ہو جاتا ہے۔

آپ بہت ہی بے ہمّت ہو، اِس لئے آپ کا روح جلدی سے وہاں پہنچ نہیں سکتا۔

آپ اپنے روح کو راستے میں خشک ہونے نہ دیں، بلکہ جلدی سے سمندر میں مل جانے دیں۔ آپ اِس ضمن میں اچھی طرح خیال کرنا۔

آپ نیند میں پڑے ہوئے ہیں لہذا، توپ کی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو اُٹھایا جاتا ہے اِسی طرح، ہم آپ کو جگاتے ہیں کہ، اُٹھیں! عبادت میں مشغول ہو جائیں، بھولنا نہیں! تین بجے کی عبادت میں بہت ہی فائدہ ہے۔ ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت ، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

خدا کو ملنا عبادت پر منحصر ہے۔ عبادت ایمان پر ہے، پھر ایمان حاصل ہونا وہ عشق پر ہے۔

عشق کیسا ہونا چاہیئے؟

جیسے ایک بیاباں صحرا میں کوئی پیاسا پانی کی طلب کرتا ہے، اِسی طرح روح کو بھی امام کا عشق ہونا چاہیئے۔ امام کے جسم پر نہیں، لیکن امام کے روح پر عشق ہونا چاہیئے۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

انسان کو لازم ہے کہ، خداوند تعالیٰ کا عشق دل میں رکھے۔

انسان دنیا کے عشق میں کتنا مشتاق رہتا ہے اور کتنی بے قراری کرتا ہے؟ اُس کی نسبت ہزاروں درجے زیادہ خداوند تعالیٰ کا عشق ہونا چاہیئے۔

آپ مومن ہوں، تو خداوند تعالیٰ کے عاشق بنیں۔

حقیقتیوں کا عشق اولاد، عورت اور پیسوں پر نہیں ہوتا، لیکن خداوند تعالیٰ پر ہوتا ہے۔

مومن جوں جوں خداوند تعالیٰ پر زیادہ اور زیادہ محبّت رکھتا ہے، توں توں خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے؛ تب وہ خدا کو حاضر وناظر دیکھتا ہے۔

اِس طرح کی محبّت آپ میرے لئے اپنے دل میں رکھیں کہ، آپ کا جسم ہی آپ کے ساتھ ہو مگر آپ کا روح ہمارے ساتھ ہو۔

جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے۔

اگر عشق مکمل ہو، تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہی ہو جاتا ہے۔

آپ ایمان کی اچھی طرح حفاظت کرنا۔

جس طرح انسان اپنی دولت کی حفاظت کرتا ہے، اُسی طرح مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔

آپ اپنا ایمان منصور جیسا رکھیں۔

دیکھیں، منصور کو سولی پر چڑھایا گیا پھر بھی اُس نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا۔

جب منصور کو سولی پر چڑھایا گیا تب اُس کے جسم میں سے خون نکلا، اُس خون میں سے بھی 'اَنَا الْحَقُّ' کی آواز نکلتی تھی۔ بلآخر اُسے جلا دیا گیا۔ یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مرتضیٰ علیؑ کو مومن نُصیری 'اللہ' کہتا تھا۔ اُسے ستّر مرتبہ قتل کیا گیا پھر بھی وہ 'علی اللہ' کہتا

رہا۔ بعد میں حکم آیا کہ، یہ سچا مومن ہے، اور اُس کی اولاد بھی سچائی والی ہوگی۔ اِس مومن اور اُس کی اولاد کو قیامت کے دن پوچھا نہیں جائے گا۔ یہ درجہ اُسے اُس کے ایمان کے عوض ملا تھا۔

جس کا ایمان گیا اُس کا سب کچھ گیا، جس کا ایمان سلامت رہا اُس کا سب کچھ سلامت رہا، لہذا اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہ ہونے دینا۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پاکر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

کتنے دن آپ کے دل کو عبادت کے بغیر رکھیں گے؟

عبادت کا بوجھ غریب اور امیر دونوں پر یکساں ہے۔

پیسے نہ ہوں تو نہیں دیں، مگر عبادت کریں۔

اگر عبادت نہیں کریں گے تو جہنم میں جائیں گے یا دوبارہ حیوان بنیں گے اُس میں کیا فائدہ؟

سلمان فارسی بھی آپ کے جیسا شخص تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

آپ بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے بنیں۔

آپ عبادت کریں تو پیر صدردین جیسے بنیں۔

آپ کو اپنی عبادت چھوڑ نہیں دینی چاہیئے۔

اگر کبھی آپ بیماری کے بستر پر ہوں، پھر بھی عبادت نہیں چھوڑنا۔

جب تک آپ کے جسم میں جان ہے تب تک آپ کی عبادت نہیں چھوڑنا۔

خداوند تعالٰی کی عبادت کرتے وقت دنیا کا کوئی بھی خیال دل میں نہیں رکھنا۔

انسان رات دن پیسے پیدا کرے، اور اچھے کام کرے پھر مر جائے، اُس میں کیا فائدہ؟

آپ پیر صدر دین جیسے بننے کا سوچتے ہیں، وہ کیسے ہو سکے؟ آپ میں ہمّت تو ہے نہیں، تب آپ سے اور کیا ہو سکے؟

ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود اگر آزادی میں نہ پہنچیں تو کیا حاصل؟

قید خانے میں عبادت کریں اور سمجھیں کہ، جب مر جائیں گے تب قید خانے سے آزاد ہو کر بہشت میں جائیں گے، مگر بہشت بھی قید خانہ ہی ہے۔

آپ بندۂ خدا ہو، خدا رحم الرحمٰن ہے، تو کیا وہ آپ کو کسی وقت آزاد نہیں کرے گا؟ ہم نہیں کہتے کہ، اِس دنیا کے بعد بھی اُس آزادی میں آپ پہنچ سکیں گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمت پر منحصر ہے۔ یہ سب آپ کے ہاتھ میں ہی ہے۔

ہم ہمارے دل سے آپ کو دعا کرتے ہیں کہ، "خدایا! اُن کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ، آزاد ہوں، حقیقتی ہوں، خرابی سے دور بھاگیں، صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔"

"خدایا! اُنہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔" یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری دعا تو جو ہمّت والے ہیں، اُنہیں ہی کام آتی ہے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کُھلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح

دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

آپ کہتے ہیں کہ، ہم مومن ہیں؛ تب ہم پوچھتے ہیں کہ، حیوان کی نسبت کون سا ہنر آپ میں زیادہ ہے؟

ایک گھنٹہ خیال کرنا کہ روح کیا ہے؟ اِس طرح کی عادت ہو تب مومن بن سکے۔

ایسے ایسے خیال کریں گے تب ہی مومن کی خوبیاں اور دین کا پتہ چلے گا۔

ہر ایک انسان کے روح کے ساتھ امام کا نُور منسلک ہے۔

جب آپ انسان کو دیکھتے ہیں، تب انسان کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، مُنہ، آنکھیں، سب دکھائی دیتے ہیں، لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔

آپ روح کو دیکھنے کی جستجو کریں۔

آپ کی فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کا ہے۔

خدا کے نُور کا چراغ آپ کے اندر ہے، آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ چراغ آپ سب میں ہے۔ اُسے آپ دیکھیں، آپ اُسے پوچھیں، آپ اُسے نہیں پوچھیں گے تو آپ کو کہاں سے پتہ چلے گا؟ آپ کا مذہب بہت سخت اور مشکل ہے۔

کئی ہزار سال گزر گئے اُس میں کتنے افراد اُس مقصد کو پہنچے؟ حضرت عیسیٰؑ، حضرت رسولؐ، منصور، پیر شمس اور دنیا کے دیگر چند افراد پہنچے ہیں۔ اُن سب کا کام اور راستہ ایک جیسا ہی تھا۔

جو وہاں پہنچے وہ اپنے روح کے عاشق تھے، روح کے دوست تھے، وہ اُس مقام پر پہنچے۔

مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا ہے کہ، ''جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اُس نے گویا خدا کو پہچانا۔''

جہاں دیکھتے ہیں وہاں روح دوست کو دیکھتے ہیں۔

خدا کے مرتبے کو سمجھنے سے پہلے اپنا مرتبہ سمجھیں اُس کے بعد خدا کے مرتبے کا علم ہو گا۔

مومن کا روح ہے وہ ہمارا روح ہے۔

آپ اپنے دل میں اپنے روح کو یعنی ہمارے نُور کو دیکھں۔

میں کہتا ہوں کہ، جو کچھ ہے وہ روح ہی ہے، لہٰذا اُس کی تلاش کریں کہ وہ کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ اُس نُور کی نگاہ کرنی چاہیئے۔

ساری دنیا کی لذّتوں سے دور رہے ایسا روزہ رکھے، تب باطنی آنکھ اور کان ہیں، وہ کھُلیں۔

انسان کے پاس اتنی قدرت نہیں کہ، آدمی کو پیدا کر سکے، لیکن اِس طرح دیکھے کہ جس سے، خدا کے بھید اور کرامت کا پتہ چلے۔

عقلمند شخص کہے گا کہ، میری آرزو آزادی کی ہے، میں آزادی کے پیچھے دوڑتا ہوں، میں دوڑوں گا، میں تلاش کروں گا!

عقلمند مومن ہو، اُس کے لئے دنیا جہنّم ہے۔

اگر بادشاہ ہو تو بھی دنیا جہنّم ہے۔

اگر ہزار، دو ہزار یا کروڑ روپے کی دولت ہو، عمر بھی سو دوسو برس کی ہو، پھر بھی سب کچھ زہر کی مانند ہے۔

ہمارے فرامین آپ کو سخت لگتے ہیں اور بہت مشکل معلوم ہوتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ، آپ کو فرمان کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اِس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

جس طرح زمین میں بیج بوئے جاتے ہیں، اُسی طرح ہمارے فرامین اپنے دل میں بونا؛ اُس میں اچھے اچھے پھل پیدا ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔

ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے اُنہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

ہمارے فرامین کی خبر آپ کو آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلیں گے تو، آپ پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز آپ کے سر پر مارے جائیں گے، تب آپ پکار کریں گے اور کہیں گے کہ، 'توبہ توبہ'۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

بے خبری کا گُرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔

آتش کے گُرز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے عبادت کرے، وہ مومن نہیں؛ لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ، خدا کے دیدار سے دور نہ ہو جائیں؛ اُس سے ڈرنا چاہیئے۔

مومن کا دل ہے، وہ خداوند تعالیٰ کا گھر ہے۔

مومن کے دل کی خوبی ایسی ہے کہ، ہم اُس کے دل میں رہتے ہیں۔

آپ سے ہم نہ تو مال مانگتے ہیں، نہ تو جان مانگتے ہیں؛ صرف آپ کا دل مانگتے ہیں۔

اب سے اپنے دل کے ساتھ تہیّہ کریں اور آپ کے خداوند کو اپنے دل میں جگہ دیں۔

جب آپ کا دل خوش رہے تب خدا خوش رہے۔

آپ دنیا میں قید میں ہیں تب تک خوش نہیں ہوں گے۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیں۔

وہ ایسا نہ کہیں کہ، دین کے بول ہماری روحانی کو سُنانے میں نہیں آئے تھے۔

دین اور نصیحت کے جو بول اُن کی روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

آپ کے دین میں اور دوسرے کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ آپ خیال کریں۔ آپ کا دین 'روحانی' ہے اور دوسروں کا دین 'جسمانی' ہیں۔

روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُن کی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

جنہیں علم کی خبر نہیں، اُنہیں روحانی معاملات میں اپنے جیسا کریں۔

آپ حق کی بات جانتے ہوں گے، اِس کے باوجود دوسرے کو نہیں کہیں گے تو آپ کو گناہ ہوں گے۔

آپ مومن ہو، لیکن تھوڑی خامی ہو، تو کام نہیں آئے گا۔

آپ کو علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن اگر آپ ہمیشہ جماعت خانے میں نہیں آئیں گے تو کوئی چیز آپ کو فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

جو شخص عبادت نہیں کرتا وہ حق کی روزی نہیں کھاتا اور اُس کے دل پر شیطان قابو پا کر اُس کا ایمان لوٹ لیتا ہے۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

دوسرے فرائض کے علاوہ اوّل تو آپ کو تین وقت کی دعا کبھی بھی چھوڑنی نہیں چاہیئے۔ ہمیشہ دعا کے وقت جماعت خانے میں حاضر رہنا چاہیئے اور وہیں دعا پڑھنی چاہیئے۔

اگر جماعت خانہ دور ہو اور آپ کو یقین ہو کہ، بروقت وہاں نہیں پہنچ سکیں گے، تو اُس وقت آپ راستے میں ہوں تو راستے میں، دکان پر ہوں تو دکان پر، ریل گاڑی میں ہوں تو وہاں، جہاں آپ ہوں وہاں دعا کا وقت گزار لینا۔

مومن کو لازم اور واجب ہے کہ، مغرب کے وقت ہمیشہ دعا پڑھنے حاضر ہوں۔

جو مغرب کے وقت دعا پڑھنے نہیں آتے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

جماعت خانہ دعا پڑھنے کے لئے ہے، اِس لئے آپ ہمیشہ دعا پڑھنے آئیں۔

اگر کوئی بیمار ہونے کی وجہ سے نہ آسکے، تو وہ شائد نہ آئے، مگر باقی کے تمام دعا کے وقت شام کو جماعت خانے آئیں۔

آپ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ، صبح جماعت خانے آتے ہیں، اور ہمارا دیدار کرتے ہیں۔

جو کوئی بہن بھائی جماعت خانے آتے ہیں، اُنھیں رات اور دن ہمارے باطنی دیدار ہوتے ہیں۔

ہمارے فرمان سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہو گا اور اُس میں روشنی پیدا ہو گی۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے روح کہ پہنچائیں، یہ بڑی چیز ہے۔

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنھیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛ اُنھیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھے کہلائیں، ایسا نہ کریں تو اُنھیں مار ڈالے کہلائیں۔

ہمارے فرامین کی تاویل نکال کر جماعت کو سمجھ دینا یہ مِشنریوں کا خاص کام ہے۔